الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

۱۳۱۶	بحول وقوتہ یہہ رسالہ عجیبہ غریبہ مسمّی بہ	۱۳۱۷ ۲۲۱۷

مردم شایقین پر واضح ہو کسی گم نام وبی نشان پیروان چارنی بعداوت خمسہ نجباء علیہم التحیۃ والثناء قصۂ غدیر خم کا انکار کیا اور لکہتا ہی کہ یہود بن سبائی جناب مرتضوی علیہ السلام کو وصی بنایا خدا اور رسولؐ مقبول نی وصی نہین کیا جیسا کہ آخر صفحۂ قبقاب مین جو شیعہ مین چہاپی ہی لکہتا ہی کہ مولی بمعنی محب ہی نہ بمعنی متصرف ہین جسطرح معنی آیہ اولو الامر کی خلاف قرار دیئی اسیطرح من کنت مولاہ فعلی مولاہ حدیث نبویؐ کی معنی برخلاف لکہی باوجودیکہ اسلاف وکملا اپنی انکی کتب مین لکہہ گئی اور ہزاروں حجاج مین پیشوا انکی شادیانہ بخ بخ کا دیگئی من جانب اللہ آیہ مبارکہ والیوم نازل ہوا اور علیؑ اخی ووزیری

رحیق مختوم

ووارثی وخلیفتی ووصیی ارشاد نبوی
ہوا اوس زمانی مین حارث بن نعمان فہری منکر زمانہ حال مین
یہہ انکار کرتا ہی پس کتب منکرین سی اس رسالہ
مین اثبات پایا کہ مولا بمعنی متصرف ہی اور
جناب مرتضوی بلافصل وصی ہین فقط

للہ الحمد یہہ ایک جواب آخر قبقاب حسب فرمایش دیندار فخر روزگار سید عباد علی بن سید عابد علی صاحب سلمہ اللہ دریبولا طبع ہوا انشاء اللہ تعالی ابتدای قبقاب بہی عنقریب طبع ہو کر بملاحظہ شایقین

آئیگا بس والسلام علی من اتبع الہدی

در شہر لکہنو باہتمام سید صاحب حسن وبقلم خام حاجی حسن علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المفضل المنعام ٭ مفضل العلماء علی سائر الانام ٭ والصلوٰۃ علی من ہو مدینۃ
العلم وعلیؑ بابہا ٭ وعترتہ الذین ہم خزنتہا واربابہا ٭ لاسیما علی علیؑ الذی علا علی
کتف النبیؐ المحبوب ٭ فکان نورا علی نور ٭ ولعنۃ اللہ علی اعدائہ الذین تجاہلوا عن بیعۃ الغدیر
ونبذوا وراء ظہورہم وصیۃ نبیہم البشیر النذیر وقالوا محادۃ للہ ورسولہ منا امیر
ومنکم امیر اما بعد صاحبان عدل وانصاف وتارکان جدل واعتساف پر پوشیدہ نرہے کہ بالفعل
بعض مخالفین نے ایک سؤال باب حدیث خم غدیر مین شیعون کے جانب سے تحریر کرکے اوسکا
جواب لکہا کہ سراپا تعرضیات بیجا اور کلمات ناسزا سے مملو تہا اور ہر چند کہ جواب اوسکا عین سکوت تحریر
جواب ہے مگر نظر بالتماس اکثر برادران ایمانی اور اخلاء روحانی جواب ہین اوسکے یہہ رسالہ لکہا اور نام اوسکا
رحیق مختوم رکہا اور یہہ رسالہ متضمن دو باب پر ہے ومن اللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ
التحقیق **باب اول** بیان ہین بعض احادیث معتبرہ اہلسنت وجماعت کی ہے **باب دوم** ردّ فقرات
مجیب ہین ہے، **باب اول** ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ روز خم غدیر بعد اجتماع مہاجرین
وانصار کے جناب رسالتمآب نے اصحاب سے خطاب کرکے فرمایا الست اولی بکم من انفسکم یعنے آیا نہین ہون
مین اولی ساتہہ تمہارے نفسون سے تمہاری سبہون نے تصدیق کی اور اعتراف کیا حضرت کی اولویت کا بعد ازان
حضرت نے فرمایا من کنت مولاہ فہذا علیؑ مولاہ یعنے جسکا مین مولا ہون اوسکی یہہ علی بن ابیطالب
بہی مولا ہین اللّٰہم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ خداوندا
دوست رکہہ دوستدار علی کو اور غضبناک ہو دشمن علی پر اور محبت کر محب حضرت امیر سے اور بغض کر بغض کنندہ
علی سے وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اور نصرت اور مدد کر مددگار علی کی اور مخذول کر مخذول کنندہ

علی کو انتہی پوشیدہ نرہے کہ یہہ حدیث معتبر ہے مذہب اہل سنت مین چنانچہ ابن حجر نے صواعق محرقہ مین اس
حدیث کے باب مین لکھا ہے کہ یہہ حدیث صحیح ہے کسیطرحکا شک اسمین نہین اور شارح مقاصد کہتا ہی
اما حدیث الغدیر فہو انہ جمع الناس یوم غدیر خم وذلک بعد رجوعہ من حجۃ الوداع وکان
یوما صائفا حتی ان الرجل لیضع رداءہ تحت قدمیہ من شدۃ الحر وجمع الرحال وصعد
علیہا وقال مخاطبا معاشر المسلمین الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی قال من کنت مولاہ فہذا
علی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وہذا حدیث متفق
علیہ اورداہ علی یوم شوری عند ما حاول ذکر فضائلہ ولم ینکرہ احد یعنے حدیث غدیر اوس
یہہ ہے کہ جمع کیا جناب رسالتمآب نے لوگونکو روز خم غدیر بعد مراجعت فرمانی کے حجۃ الوداع سے اور اوس روز
نہایت گرمی تھی تا انیکہ لوگون نے چادرین زیر کف پا رکہین تہین تاکہ شدت حرارت زمین سے متاذی نہون اور جمع کیا
جناب رسالتمآب نے کجاوہ ہاے شتر کو بصورت منبر اور اوس پر تشریف لیگئے اور خطبہ مین ارشاد کیا کہ ای گروہ
مسلمین آیا مین اولی نہین ہون تمسے تمہارے نفسون سے جب سب نے عرض کیا کہ ہان آپ اولی ہین ہمسے تو حضرت
نے فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون پس یہہ علی بہی اوسکے مولا ہین خداوندا دوست رکہہ دوستدار علی کو اور غضبناک ہو
دشمن علی سے اور مددگار ہو مددگار علی کے اور مخذول کر مخذول کنندہ علی کو اور یہہ حدیث متفق علیہ ہی حضرت امیر
علیہ السلام نے بیان کیا اسی روز شوری جبکہ چاہا کہ اپنے فضایل اظہار کرین اور کسی نے اصحاب مین سے اسکا انکار نکیا
اور سید علی ہمدانی شافعی نے مودۃ خامسہ مین کتاب مودۃ فی القربی سے تحریر کیا ہے کہ کہا عمر نے کہ قرار
دیا جناب رسالتمآب نے علی کو نشان دین کا پس فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللہم انت شہید علیہم پس اوس وقت ایک نوجوان
حسین وجمیل کہ عزو تمکین جبین نورانی سے اوسکے لائح اور بوی مشک وعنبر تن سمین سے اوسکی فائح
تہی میرے پہلو مین جلوہ گر تہا اوسنے مجہہ سے کہا کہ ای عمر جناب رسالتمآب نے ایسا امر قرار دیا ہے کہ اسمین
خلل انداز نہوگا مگر منافق پس ای عمر خدا سے ڈر اور حذر کر کہ کہین تو ہی اسمین خلل انداز نہو کہا عمر
نے کہ مین خدمت جناب رسالتمآب مین گیا اور یہہ ماجرا بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ای عمر وہ بشر
نتہا بلکہ وہ حضرت جبرئیل امین تہی کہ تائید کلام مین ہماری تاکید اتجسے یہہ ارشاد کیا انتہی اقول منقطن خبیر
اور ناقد بصیر پر پوشیدہ نہین ہے کہ یہہ کلام حضرت جبرئیل کا خاص عمر سے عبث اور بیوجہہ نہین ہو سکتا
تاکہ از قبیل ترجیح بلا مرجح ہو پس معلوم ہوا کہ چونکہ حضرت جبرئیل کینہ دیرینہ اور فساد نیت خلیفہ ثانی سے
واقف وآگاہ تہی اور جانتی تہی کہ اصل باعث عدم بیان منصوص خلافت خلیفہ بحق بہی یہی شخص ہے

لہذا اتمام حجت کے لئے اوس سے یہہ کلام بیان کیا اور تاکید اکید فرمائی و ذلک ظاھر بکمال الظھور
ولکن من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ؎ باکوری باطن چہ کند دیدۂ ظاہر ✤ نرگس ہمہ
چشم آمد و بینا شدنی نیست ✤ لطیفہ بعضے اذکیای علام نے افادہ فرمایا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے
کہ اکثر آیتوں سے کہ منجملہ اونکے کریمہ قالوا لو شاء ربنا الآیۃ بہہ ثابت ہوتا ہے کہ کفار و مشرکین ہرچند
کہ نبی کو ہم جنس اپنا جانکر راست گو نہ جانتے تھے اور تصدیق اونکی نہ کرتے تھے مگر امیدوار تھے کہ
اگر پروردگار کسی فرشتہ کو اونکی ہدایت کے لیے بھیجے تو اوسکے حکم پر عمل کریں مگر خلیفہ ثانی بمفاد زاد
علی الطنبور نغمۃ ایک درجہ کفار سے بڑہ کر اکفر ہو گئے کہ کلام رسول خدا پر بھی عمل نکیا اور تاکید بلیغ
روح الامین کو بھی معاذ اللہ لغو و بیفائدہ قرار دیا اور مطلق اوس پر عمل نکیا اور ثعلبی اور ابن ابی الحدید
وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب خبر غدیر اطراف عالم میں مشتہر ہوے تو حرث بن نعمان فہری بھی
اس خبر سے آگاہ ہوا اور اپنے ناقہ پر دہ شتر بی مہار سوار ہو کر خدمت بابرکت رسول مختار میں حاضر
ہوا فاناخہا و عقلہا ثم اتی النبی وھو فی ملاء من اصحابہ فقال یا محمد امرتنا ان نشھد ان
لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلناہ منک و امرتنا ان نصوم شہر رمضان فقبلناہ منک وامرتنا
ان نحج البیت فقبلناہ منک ثم لم ترض بذلک حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ علینا وقلت من
کنت مولاہ فعلی مولاہ اھذا شئ منک ام من اللہ فقال والذی خلقنی بیدہ ولا الہ الا ھو انہ من امر اللہ
فولی حرث بن نعمان الی راحلتہ وھو یقول اللھم ان کان ما یقول محمد حقا فامطر علینا حجارۃ
من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل الا یسیرا حتی رماہ اللہ بحجر فسقط علی ھامتہ
وخرج من دبرہ فقتلہ وانزل اللہ سال سائل بعذاب واقع الآیۃ
اور ناقہ کو بٹہا کے اوس سے اوترا اور اوسے باندہ دیا بعد ازان روبروے حضرت حاضر ہوا اور اوسوقت حضرت
درمیان اصحاب کے تشریف فرما تھے پس حرث نے عرض کیا کہ اے رسول خدا آپنے ارشاد کیا کہ توحید خدا اور ہماری
نبوت کا اعتراف کرو ہمنے قبول کیا بعد ازان آپنے حکم کیا کہ روزہ ماہ مبارک رمضان رکھو یہہ بھی ہمنے
گوارا کیا پہر حج کا آپنے حکم دیا یہہ بھی ہمنے قبول کیا پہر آپنے اسپر اکتفا نکی تا آنکہ بازو علی کا تہام کر
بلند کیا اور فضیلت دی اونہیں ہمپر پس یہہ امر آپنے اپنے طرف سے کیا ہے یا جناب باری نے بھی اسکا حکم دیا
تہا حضرت نے فرمایا کہ قسم اوس شخص کی کہ جسنے مجھے اپنی دست قدرت سے پیدا کیا اور بجز اوسکے کوئی
خدا نہیں ہے کہ یہہ امر اوسی کے حکم سے مینے ظاہر کیا یہہ کلام حضرت سے سنکر حرث اپنے ناقہ کیطرف
روانہ ہوا اور کہتا جاتا تہا کہ خداوندا اگر پیمبر راست گو ہیں تو ایک پتہر آسمان سے گرے کہ میں ہلاک

ہوں یا مبتلای عذاب الیم ہوں تہوڑی سے مسافت راہ طی نکی تہی کہ بحکم الٰہی ایک پتہر سر پر اوسکے گرا اور وہ سنگدل واصل جہنم ہوا پس آیہ وافی ہدایہ سال سائل الآیۃ نازل ہوا اور ثعلبی نے ابو صالح سے اور اونہنے ابن عباس سے کریمہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الآیۃ کے تفسیر مین روایت کی ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ نازل ہوی یہہ آیت علی ابن ابیطالب ؑ کے باب مین اور معنی اوس آیت کے یہہ ہین کہ تبلیغ حکم کر واسی نبی طرف امت کے جو کچہہ کہ نازل کیا حق تعالی نے بیچ حق علی بن ابیطالب علیہ السلام مین پس حضرت خیر البشر نے دست حق پرست سے ہاتہہ بازو دین دست خدا علی مرتضی کا تہام کر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اور ترمذی نے ابو شریح اور زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی امیرہ ومن کنت نبیہ فعلی امیرہ یعنے جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکے حاکم و امیر ہین اور جسکا مین نبی ہون علی اوسکے امیر ہین اور علی بن محمد مالکی نے زہری سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا جب جناب رسالتمآب نے حجۃ الوداع سے مدینہ کیطرف معاودت فرمائی اور خم غدیر پر کہ وہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے پہنچے پس وہان اٹہارہوین تاریخ ماہ ذیحجہ کے توقف فرمایا اور ارشاد کیا ایہا الناس انی مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت قالوا نشھد انک قد بلغت ونصحت قال وانا اشھد انی قد بلغت ونصحت ثم قال ایھا الناس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قالوا نشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ قال وانا اشھد مثل ما شھدتم ثم قال ایھا الناس قد خلفت فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی کتاب اللہ واھلبیتی الا وان اللطیف الخبیر اخبرنی انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض حوضی ما بین بصری وصنعا عدد انیتہ عدد النجوم ان اللہ سائلکم کیف خلفتمونی فی کتابہ واھلبیتی ثم قال ایھا الناس من اولی بالمؤمنین یقول ذلک ثلث مرات ثم قال فی الرابعۃ واخذ بید علی علیہ السلام اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یقولھا ثلاث مرات الا فلیبلغ الشاھد الغائب انتہی ایہا الناس آخرت مین مجہسے اور تمسے سوال کیا جائیگا کہ مینے تبلیغ احکام کی یا نہین سبنے کہا کہ ہم گواہ ہین کہ آپنے تبلیغ احکام فرمائی امت کے جانب اور نصیحت کی اونہین حضرت نے فرمایا کہ مین بہی گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ مینے تبلیغ احکام اور خیر خواہی نصیحت کی بعد ازان فرمایا کہ ایہا الناس آیا گواہی دیتے ہو اور اقرار کرتے ہو کہ بجز جناب اقدس الٰہی کے اور کوئی خدا نہین اور مین رسول خدا ہون سبہون نے کہا کہ ہم مقر و معترف ہین توحید خدا اور آپکے نبوت کے حضرت نے فرمایا کہ مین بہی اقرار کرتا ہون جیسا کہ تمنے اقرار کیا بعد ازان فرمایا ایہا الناس

ہدستنیکہ بعد اپنے تم بین الیسی دو چیزین چھوڑین جاتا ہون کہ اگر پیروی اونکی کروگے تو ہرگز گمراہ نہوگے
اور وہ کتاب خدا اور میری ذریت ہے اور جناب اقدس الہی سنے خبر دی مجھے کہ کتاب خدا اور میرے
اہلبیت مین جدائی نہوگی یہان تک کہ وہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر اور وسعت اوس حوض
کی مثل اوس مسافت کے ہے کہ جو درمیان موضع ایمری اور صنعاء یمن کے ہے اور اوس حوض پر
بقدر ستارون کی جام اور کاسے رکہے ہونگے تحقیق کہ حق سبحانہ تعالی سوال کرنیوالا ہے تمسے کہ کیا سلوک
کیا تمنے بعد میرے کتاب خدا اور میرے اہل بیت سے بعد ازان تین بار فرمایا کہ کون اولی بتصرف ہے
بعد ازان چوتہے مرتبہ ہات حضرت امیر کا اپنے دست مبارک مین لیکر فرمایا جسکا مین مولی ہون علی بھی اوسکے
مولا ہین خداوندا دوست رکہہ دوستدار علی کو اور دشمن رکہہ دشمن علی کو یہہ بھی تین بار زبان گہربار
سے ارشاد کیا پہر فرمایا کہ جو لوگ یہان حاضر ہین وہ آگاہ کرین اس امر سے اونہین کہ جو یہان موجود
نہین اقول بعد ذکر اس حدیث کے بعض علما نے ایک عبارت لطیف تحریر فرمائی
ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ جناب رسالتمآب نے کوئی دقیقہ تاکید و
تہدید مین فرو گذاشت نہین کیا اور حدیث مزبور مین چند امر ایسے ذکر کیے
کہ جب منصف متامل اونمین غور و تامل کرے تو کسیطرح کا شک و شبہہ وصایت وصی مطلق اور خلافت
خلیفہ بحق مین باقی نرہے از انجملہ یہہ کہ عین وقت زوال شمس نہایت گرمی مین حضرت نے سب مہاجر و انصار کو تابش
آفتاب مین جمع کیا اور خود بھی بنفس نفیس اذیت گوارا کی تا کہ ظاہر ہو کہ بڑی امر ضروری کی بیان کا ارادہ ہی کہ وقت
استراحت مین ابہی اور اور تمام اہل اسلام کے اذیت کا خیال نہوا اور از انجملہ یہہ ہے کہ ابتدا مین حضرت نے فرمایا کہ سوال
کیا جائیگا مجہسے کہ تبلیغ حکم کی یا نہین اس سے بہی ثابت ہوا کہ وہ حکم نہایت جلیل القدر و عظیم المنزلہ تہا اور از انجملہ حضرت
نے تمام مہاجر و انصار سے ارشاد کیا کہ تمسے بہی اس امر مین سوال کیا جائیگا تا کہ وہ آمادہ جواب جناب رب الارباب
ہو رہین اور از انجملہ یہہ ہے کہ حضرت نے ابتدا مین اونسے اقرار شہادتین لیا تا ظاہر ہو کہ یہہ حکم بہی مثل اقرار
شہادتین کے رکن دین و ایمان ہے اور از انجملہ حضرت نے ان تمسکتم ساتہہ ان شرطیہ کے بیان کیا ہے اور
یہہ دلالت کرتا ہے شک پر حال مین اونکے اور مستلزم شک ہے ہدایت و گمراہی مین اونکے پس کیا ہوا اونہین
کہ تصدیق حضرت کے کلام کی نہین کرتے اور اپنی تئین محق جانتے ہین بخیال اجماع امت اور کلام جناب رسالت
مآب کے لا تجتمع امتی آہ حالانکہ صاحب قاموس نے کتاب صراط المستقیم مین کہ معروف بسفر السعادت ہے اعتراف کیا ہے
کہ کوئی حدیث صحیح حجیۃ اجماع پر دلالت نہین کرتی اور کونسی دلیل مثبت حجیت اجماع ہو سکتی ہے حالانکہ اگر مدار
ایسے اجماع پر ہو تو چاہیے کہ یزید پلید کے خلافت خلافت خلیفہ اولی سے زیادہ پایہ اعتبار مین ہوا اسلیے کہ جو

تسلط وغلبہ یزید کو حاصل ہوا اور جسقدر لوگون نے بیعت اوسکی کی وہ کبھی ابوبکر کے باپ کو بھی حاصل نہین ہوئی
اور ازانجملہ یہہ ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ اپنے ذمہ پر لازم کرو پیروی قرآن مجید اور میری اہل بیت کی
کہ یہہ دونو پہنچنے والے ہین حوض کوثر پر اور وجود ہر ایک کا انمین سے متلزم ہے دوسرے کے وجود کو اور
یہہ بدلیل عقل ثابت ہے کہ لازم لازم کا لازم ہوتا ہے اور ازانجملہ حضرت نے تخویف اور تہدید فرمائی اور کہا کہ
خدا سوال کرنیوالا ہے تمسے کہ بعد نبی کے کیا سلوک کیا تمنے کلام خدا اور عترت رسولخدا سے اور ازانجملہ یہہ ہے کہ حضرتؐ نے پہلے تین بار اپنے اولی
بتصرف ہونیکا ذکر فرمایا بعد ازان کہا کہ جسکا مین مولا ہون اوسکے علی بھی مولا ہین تاکہ ظاہر ہو کہ مراد مولا سے
اولی بتصرف ہے والا ذکر اولویت صدر کلام مین لغو و بیفایدہ ہو جایگا اور ازانجملہ یہہ ہے کہ حضرت نے اولویت حضرت
امیر تین بار بہم عدد مراتب اذان بیان کی اور بمفاد الکنایۃ ابلغ من التصریح ممکن ہے کہ حضرتؐ نے اس جانب بھی ایما کیا
ہو کہ اصل باعث تغیر خلافت حضرت امیر اصحاب ثلثہ ہونگے اور اسطرح کے کنایات فصحا و بلغا کے کلام مین
اکثر مذکور ہوتے ہین چنانچہ کلام بعض شعرائے عجم کا بھی اسی قبیل سے ہے نظم ہر کہ بر آل نبی دست ستم کرد
دراز ÷ قطع اللہ یدیہ و یدیہ و یدیہ ÷ نام ظالم چہ ضرور است کہ اظہار کنم ÷ لعنت اللہ علیہ و علیہ و علیہ ÷ ہمچو
شاگرد کہ در خدمت اوستاد بود ÷ کان ابلیس لدیہ ولدیہ ولدیہ ÷ بکہ راجع بود ایجاد بگوہر سہ ضمیر ÷ گفت
واللہ الیہ والیہ والیہ ÷ اور ازانجملہ حضرت نے دعای خیر کی حق مین جناب امیر کے دوستون کے اور بد دعا
کی اونکے دشمنون کے لئے تاکہ راغب ہون لوگ طرف محبت حضرت امیر علیہ السلام کے اور خائف ہون
عذاب الہی سے عداوت و مخالفت مین اوس جناب کے اور ازانجملہ حضرتؐ نے باوجود مجمع کثیر کے بتاکید و
تنبیہ یہ حکم فرمایا کہ حضار مجلس اون شخصون سے بھی کہدین کہ جو موجود اسوقت نہین ہین حالانکہ اتنے
بڑے مجمع کے بات غالبا خود مشہور ہو جاتی ہے لیکن بمقتضاے و فور اہتمام اسکو بتصریح فرما دیا اور
کمال الدین بن طلحہ نے کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول مین لکھا ہے وروی بسندہ ایضا ان رسول اللہ
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ هذا اللفظ بمجردہ ورواہ الترمذی ولم یزدہ علیہ وزاد غیرہ ذکر
الیوم والموضع فذکر الزمان وهو عند عود رسول اللہ من حجۃ الوداع فی الیوم الثامن عشر من
ذی الحجۃ وذکر المکان وهو ما بین مکۃ والمدینۃ یسمی خما فی غدیر هناک فسمی ذلک الیوم یوم
غدیر خم وقد ذکرہ فی شعرہ الذی تقدم ذکرہ وصار ذلک الیوم عیدا وموسما لکونہ وقتا خص
رسول اللہ فیہ علیا بهذہ المنزلۃ العلیۃ وشرفہ بها دون الناس کلهم ونقل عن زاذان قال سمعت
علیا فی الرحبۃ وهو ینشد الناس من شهد منکم رسول اللہ فی یوم غدیر خم وهو یقول ما قال فقام
ثلثۃ عشر رجلا فشهدوا انهم سمعوا رسول اللہ یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ زیادۃ تقریر

نقل الامام ابو الحسن علی الواحدی فی کتابه المسمّی باسباب النزول یرفعه بسنده الی ابی سعید
الخدری قال نزلت هذه الایة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم فی علی
بن ابیطالب فقوله من کنت مولاه فعلی مولاه قد اشتمل علی لفظة من وهی موضوعة للعموم
فاقتضی ان کل انسان کان رسول الله مولاه فعلی مولاه واشتمل علی لفظة مولی وهی لفظة مستعملة
باذاء معان متعددة قد ورد القران الکریم فتارة تکون بمعنی اولی قال الله تعالی فی حق المنافقین
ماویکم النار هی مولیکم معناه اولی بکم وتارة بمعنی الناصر قال الله تعالی بان الله مولی الذین
امنوا وان الکافرین لا مولی لهم معناه ان الله ناصر المؤمنین وان الکافرین لا ناصر لهم وتارة بمعنی الوارث
قال الله تعالی ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون معناه وراثا وتارة بمعنی العصبة قال الله تعالی
وخفت الموالی من ورائی معناه عصبتی وتارة بمعنی الصدیق والحمیم قال الله تعالی یوم لا یغنی مولی عن
مولی شیئا معناه حمیما عن حمیم وصدیقا عن صدیق وقرابة عن قرابة وتارة بمعنی السید والمعتق
وهو ظاهر واذا کانت واردة لهذه المعانی فعلی ایها حملت اما علی کونه اولی کما ذهب الیه طائفة
او علی کونه ناصرا کما ذهب الیه اخرون او علی کونه عصبة او علی کونه وارثا او علی کونه صدیقا حمیما
فیکون معنی الحدیث من کنت اولی به او ناصره او وارثه او عصبته او حمیمه او صدیقه فان علیا منه کذلک وهذا
صریح فی تخصیصه لعلی بهذه المنقبة العلیة وجعله لغیره کنفسه بالنسبة الی من دخلت علیهم کلمة من التی
للعموم بما لم یجعله لغیره ولیعلم ان هذا الحدیث هو من اسرار قوله تعالی فی ایة المباهلة قل تعالوا ندع
ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم والمراد نفس علی علیه السلام علی ما تقدم فان الله جل وعلی
لما قرن بین نفس رسول الله وبین نفس علی وجمعهما بضمیر مضاف الی رسول الله اثبت الرسول لنفس
علی بهذا الحدیث ما هو ثابت لنفسه علی المؤمنین عموما فانه هو اولی بالمؤمنین وناصر المؤمنین وسید
المؤمنین وکل معنی امکن اثباته مما دل علیه لفظ مولی لرسول الله فقد جعله لعلی
وهی مرتبة سامیة ومرتبة سامقة ودرجة علیة ومکانة رفیعة
خصه بها دون غیره فلهذا صار ذلک الیوم یوم عید وموسم سرور لاولیائه
تقریر ذلک وشرحه وبیانه اعلم اظهرک الله بنوره علی اسرار
التنزیل ومنحک بلطفه لهدیک الی سواء السبیل انه لما کان من محامل
لفظة المولی الناصر وان معنی الحدیث من کنت ناصره فعلی ناصره
فیکون النبی قد وصف علیا لکونه ناصرا لکل من کان النبی ناصره

فانه ذکر ذلک بصیغة العموم وانما اثبت للنبی صہ هذه الصفة
وهی صفة الناصریة لعلی علیه السلام لما اثبته الله عز وجل
لعلی علیه السلام فانه نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی یرفعه بسنده فی تفسیره الی اسماء
بنت عمیس قالت لما نزل قوله تعالی وان تظاهرا علیه فان الله هو مولیه وجبرئیل وصالح
المؤمنین سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله یقول صالح المؤمنین علی ابن ابیطالب فلما اخبر
الله فیما انزله علی رسوله انه ناصره هو الله وجبرئیل وعلی فثبتت صفة الناصریة فاثبته
النبی اقتداء بالقران الکریم فی اثبات هذه الصفة له ثم وصفه بما هو من لوازم ذلک بصریح قوله
علیه السلام فیما رواه الحافظ ابو نعیم فی حلیته بسنده ان علیا دخل علی النبی فقال مرحبا بسید
المسلمین وامام المتقین فسیادة المسلمین وامامة المتقین لما کانت من صفات نفسه وقد عبر الله
تعالی عن نفس علی بنفسه ووصفه بما هو من صفاتها فافهم ذلک انتهی

خلاصه مضمون عبارت مذکوره یہہ ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا جسکا مین مولا ہون علی بہی اوسکا مولا
ہے اور اسی روایت کو بعینہا ترمذی نے ذکر کیا ہے اور اس مضمون سے اور کچھہ زیادہ نہین لکہا لیکن اور
علمانے مفصل بیان کیا ہے کہ کسوقت اور کس مکان مین جناب رسالتمآب نے یہہ حدیث ارشاد کی
پس لکہا ہے کہ جب حضرت نے مراجعت کی حجة الوداع سے تو اٹہارہوین تاریخ ماہ ذیحجہ کے مقام
خم غدیر مین کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے واقع ہے یہہ حدیث بیان فرمائی اور اسی وجہہ سے اوس روز کو روز
خم غدیر کہتے ہین اور اوس دن عید اسلئے مقرر ہوئی کہ جناب رسالتمآب نے مخصوص کیا اوسدن حضرت
امیر کو ایسی فضیلت سے کہ وہ کسیکے لئے حاصل نتہی اور روایت کی ابن زادان نے کہ سنا مینے کہ
حضرت امیر علیہ السلام نے محلہ رحبہ مین شہر کوفہ سے لوگون کو قسم دی اور فرمایا کہ جسنے تم مین سے
پیغمبر کو دیکہا ہو روز خم غدیر وہ بیان کرے کہ اوس روز پیغمبر نے کیا فرمایا تہا پس تیرہ شخص اوٹہے
اور گواہی دی اونہون نے کہ جناب رسالتمآب نے روز خم غدیر فرمایا تہا کہ جس کا مین مولا ہون اوسکا
علی مولا ہے اور کتاب اسباب النزول مین ابو الحسن واحدی نے روایت کی ہے ابو سعید خدری سے کہ
وہ کہتا ہے کہ آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ الآیہ نازل ہوئی روز خم غدیر خم مین حضرت امیر علیہ السلام کے
پس قول جناب رسالتمآب من کنت مولاہ الی اخرہ متضمن ہے لفظ من پر اور یہہ لفظ محاورہ عرب
مین افادہ معنے عموم کرتی ہے اور مقتضای عموم یہہ ہے کہ معنی حدیث شریف کے یہہ ہون کہ جسکے
مولا پیغمبر ہین اوسکے مولا علی بہی ہین اور مشتمل ہی لفظ مولی پر اور آیات قران مجید سے اس لفظ

کے کئی معنی ثابت ہوتے ہین چنانچہ کبھی مراد مولی سے اولی ہوتے ہین جیساکہ اس آیۃ مین ہے ماویکم النار
ہی مولیکم یعنے جگہہ تمہاری جہنم ہے اور وہی اولی ہے تمہارے لئے اور کبھی بمعنی ناصر مستعمل ہوتی ہے
جیساکہ کریمہ ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا الآیۃ مین ہے اور کبھی مراد اوس سے وارث ہوتا ہے چنانچہ حق تعالے
فرماتا ہے ولکل جعلنا موالی الآیۃ اور کبھی مقصود مولی سے گروہ ہوتے ہین جیساکہ اس آیۃ مین ہے
وخفت الموالی الآیۃ اور کبھی معنی صدیق اور دوست کے لفظ مذکور سے مراد ہوتی ہین جیساکہ حق تعالے
ارشاد کرتا ہے یوم لایغنی مولی عن مولی الآیۃ اور کبھی بمعنی سید ومعتق ہوتی ہے اور یہہ ظاہر ہے اور جب کہ
قران مجید سے ظاہر ہوا کہ لفظ مولی کی اتنے معنی ہین تو اب اختیار ہے کہ حدیث مذکور مین لفظ مذکور سے
ان معنون مین سے جو معنی چاہین مراد لین خواہ معنی اولی بتصرف جیساکہ مسلک ایک گروہ کا ہے یا ناصر یا
عصبہ یا وارث یا دوست وصدیق اور بنابرین معنی حدیث کے یہہ ہونگے کہ بہ نسبت جسکے مین اولی
بتصرف ہون یا جسکا مین ناصر یا وارث یا عصبہ یا دوست ہون پس بدرستیکہ علی بہی بہ نسبت اوسکے اسی
طرح پر ہین اور یہہ کلام دلالت صریح کرتا ہے اس امر پر کہ جناب رسالتمآب نے حضرت امیر کو مخصوص
کیا نہایت مرتبہ عالی سے اور مثل اپنے نفس نفیس کے اونہین قرار دیا اور بہ نسبت تمام خلق کے قائم
مقام اپنے حاکم گردانا اور ظاہر ہے کہ یہہ مرتبہ اور کسی کے لئے حاصل نہین ہوا اور پوشیدہ نرہے کہ
یہہ حدیث اسرار آیہ مباہلہ سے ہے یعنی کریمہ قل تعالوا الآیۃ سے اسلئے کہ مراد انفسنا سے کریمہ مذکورہ مین نفس
حضرت امیر ہے جیساکہ سابق مین گذرا اور جب کہ حق سبحانہ تعالی نے نفس حضرت امیر علیہ السلام کو قرین نفس
جناب رسالتمآب کیا اور دونون کو ایک مقام پر ضمیر متکلم مین جمع فرمایا لہذا جناب رسالتمآب نے
بہی حدیث مذکور مین حضرت امیر علیہ السلام کو اوس مرتبہ سے مخصوص کیا کہ جو خود اون حضرت صلی اللہ
وآلہ کے لئے بہ نسبت تمام مومنین کے حاصل تہا پس حضرت امیر علیہ السلام بہی مثل جناب رسالتمآب
اولی بالمومنین اور سید وناصر مومنین تہے الغرض لفظ مذکور سے جو معنے جناب رسالتمآب کے
باب مین مراد ہون وہی بعینہ اوس جناب نے ثابت کئے حضرت امیر علیہ السلام کے لئے اور یہہ
ایسی فضیلت ہے کہ کبھی بجز حضرت امیر کے کسیکے لئے نہین پائی گئی اور اسی وجہہ سے روز
خم غدیر روز عید وسرور اہل دین وایمان قرار دیا گیا اور چونکہ منجملہ معانی لفظ مولی کے ناصر ہے
پس بنابرین معنی حدیث شریف کے یہہ ہوتی ہین کہ جسکا مین ناصر ومددگار ہون اوسکے
علی بہی مددگار ہین پس تحقیق کہ جناب رسالتمآب نے حضرت امیر کو ناصر مومنین فرمایا جیساکہ
حق تعالی نے بہی قران مجید مین اونکو اس صفت سے متصف کیا تہا چنانچہ ابو اسحاق ثعلبی

اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ جب آیہ وافی ہدایہ وان تظاہرا علیہ الآیہ نازل ہوا تو جناب رسالت
مآب نے فرمایا کہ مراد صالح المومنین سے علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین پس جبکہ جناب باری نے اس
آیہ مین حضرت امیر کو ناصر قرار دیا تو پیغمبر خدا نے بہی اونحضرت کو صفت ناصریت سے متصف فرمایا لابد از آن
جو امر کہ لازم ہین اوس صفت کو وہ بہی سب ثابت کیے حضرت امیر علیہ السلام کے لیے چنانچہ حافظ
ابو نعیم نے حلیہ مین اپنے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت امیر علیہ السلام خدمت بابرکت جناب
رسالتماب مین حاضر ہوے اور اونحضرت نے اونہین دیکھہ کر فرمایا کہ مرحبا سید المسلمین و امام المتقین کو پس
چونکہ سرداری انام اور پیشوائی اہل اسلام خاص نفس نفیس جناب رسالتماب کے لئے ثابت تہی اور جناب
اقدس الہی نے نفس علی کو نفس نبی قرار دیا تہا لہذا جناب رسالتماب نے بہی اوس صفت کو کہ
جو مخصوص اونکے تہی حضرت امیر کے لئے ثابت فرمایا مولف کہتا ہے کہ صاحبان عقل و انصاف اور
ہارکان جدل و اعتساف پر پوشیدہ نہ ہے کہ بعد تامل سے عبائر رسالہ مین خصوصاً عبارت کمال الدین
طلحہ مین صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسالتماب کو روز خم غدیر بیان کرنا فضلیت حضرت امیر کا منظور تہا
اور جب حضرت امیر افضل اصحاب اور بالاستحقاق مماثل اور ہمسر جناب رسالتماب کے تہے پس منصف
عاقل کو کسی طرح کا ریب و شک باقی نہ رہا اس امر مین کہ وہی حضرت بعد جناب رسالتماب خلیفہ بحق ہہی
اسلئے کہ تفضیل مفضول اور ترجیح مرجوح عقلاً و شرعاً جایز نہین اور یہہ بہی بعد تنزل و تسلیم تمام تقریر کمال الدین
ہے ورنہ حق تو یہہ ہے کہ مولا سے مراد اس مقام پر معنی بجز اولی بالتصرف کے اور کوئی نہین ہو سکتے
اس لئے کہ سیاق حدیث یعنی فقرہ الست اولی بکم من انفسکم اور مابعد اوسکا یعنی فقرہ من کنت مولا دلالت
صریح رکہتا ہے ارادہ معنی اولی بتصرف پر اور قرائن حالیہ بہی دلالت اسی معنی پر کرتے ہین اسلئے
کہ اصحاب اور خود اپنے نفس نفیس کا حرج گوارا کر کے شدت تمازت افتاب مین صحرائے گرم مین
سب کا جمع کرنا اور خطبہ پڑہنا صاف دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ کسی امر عظیم کی تبلیغ امت کے جناب
ملحوظ تہے اور ظاہر ہے کہ معنی وارث کے اس مقام مین صحیح نہین اسلئے کہ کیا ضرور ہے
کہ جسکے وارث جناب رسالت مآب ہون حضرت امیر بہی اوسکے وارث ہون فریقین مین سے
کسی کے مذہب کے بنا پر یہہ موافق حکم فرائض و مواریث نہین ہو سکتا خلاصہ یہہ کہ مراد لینا لفظ
مولی سے معنے وارث کا کسیطرح صحیح نہین خصوصاً بنا بر اون لوگون کے کہ جو حدیث مشہور
نحن معاشر الانبیاء لا نورث و لا نورث ما ترکناہ صدقۃ کو صحیح جانین اور اسی طرح معتق کے بہی معنی یہان
مراد نہین ہو سکتے اسلئے کہ کیا ضرور ہے کہ جسے جناب رسالتماب آزاد کرین اوسے حضرت امیر بہی

از ذکرین خلاصہ یہہ کہ مراد لینا ان معنونکا اس مقام مین بدیہی البطلان ہے باقی رہا یہہ امر کہ مراد ناصر و دوست ہو تو یہہ امر مخصوص حضرت امیر علیہ السلام سے نہین بلکہ تمام مومنین کو باہمین نصرت و محبت فی الجملہ لازم ہے مگر یہہ کہ مراد فرد کامل محبت و نصرت ہو لیکن یہہ امر موجب ترجیح حضرت امیر علیہ السلام ہے تمام اصحاب پر اور غالب ہے کہ اہل خلاف اس امر سے راضی نہون علاوہ یہہ کہ خلاف قرینہ سیاق بھی ہے اور منصف خبیر پر پوشیدہ نہین کہ حضرت امیر علیہ السلام بوجہ اکمل واتم محب و ناصر وسی شخص کے ہونگے کہ جو اون حضرت کو اولی بتصرف جانے اور جو کہ اون حضرت کو ایسا نجانے تو ظاہر ہے کہ محبت و نصرت خاص بہ نسبت اوسکے بنا ہی جائینگے وہو ظاہر کمال الظہور بل کالنور علی شاہق الطور ولکن من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور

باب دوم رد فقرات مجیب ناصب مین ہے عبارت استفتا

کیا فرماتے ہین علمای اہل سنت اسمقدمہ مین کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ کہ بروز غدیر بحضور جماعت کثیرہ بشان جناب امیر ہے اور بحکم اسکہ مولا بمعنی اولی بالتصرف ہے آپ کی خلافت بلا فصل کے جانب مشیر پس قوم امویہ اور بکریہ کیون اس خلافت بلا فصل کے منکر ہین بینوا توجروا

جواب نقل عثمانی علیہ ما علیہ

ہو المصوب

حدیث مذکور مین مولی بمعنی محب ہے بدلیل اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ نہ بمعنے متصرف تا مضمون خلافت کیجانب منصرف ہووے والا ولایتین مستقلتین کا اجتماع زمان واحد مین لازم آئیگا کیونکہ لفظ بعدی کے ساتھہ یہہ فقرہ مقید نہین اور معہذا مولی بمعنی اولی کلام عرب مین غیر موجود من ادعی فعلیہ البیان والیہ العقل فعلیہ النقل اور حق یہہ ہے کہ حدیث مذکور مین خلافت بلا فصل یا بالفصل کا ذکر اصلا نہین نہ سنی کیطور پر نہ شیعہ کے طور پر بیان اول کا یہہ ہے کہ ابونعیم نے جناب حسن مثنی ابن جناب حسن مجتبی سے روایت کیا کہ اگر اس حدیث مین خلافت مراد ہوتی یون ارشاد ہوتا ایہا الناس ان علیا والی امری والقائم بعدی فاسمعوا لہ واطیعوا اور بیان ثانی کا یہہ ہے کہ کتاب خزن المومنین مین بانیعبارت موجود ہے کہ کلینی وابن بابویہ و شیخ طوسی و شیخ مفید و اکثر محدثین خاصہ و عامہ باسانید معتبرہ از امام زین العابدین و امام باقر و امام جعفر علیہم السلام و غیر ایشان روایت کردہ اند کہ چون مرض پیغمبر شدت نمود و جناب امیر المومنین و عباس عم خود را طلب فرمود و در آن روز خانہ حضرت پر از مہاجر و انصار بود و سر مبارک را در دامن علی گذارد و عباس پیش روی حضرت ایستادہ بود و ایشان خود گمس از روی مبارکش دور می نمود پس آنجناب دیدہ گشود و فرمود ای عم المولفہ ... در این ایام

مصطفی راہ عدم گیرد + رہ ملک عدم بیگفتگوی ہم وغم گیرد + ازین دنیای فانی رو نہد بر گلشن باقی + جہان جاودان را سر بسر بیکیف و کم گیرد + رسول اللہ زدنیا میرود امروز یا فردا + مکان قدر چو سر و کش بر لب جوی ارم گیرد + قبول ارث من کن ای عم وز غم مرا بر ہان + عمو باید برادر زادہ را از غم وہم گیرد + بیا ای شیخ گفت عباس اتی ہمیر کو توانائی + کہ این کاہیدہ خود بر گردن این کوہ الم گیرد + سر و شناہنشہ فرماندہی ہیچو حباب تو + گنبد در بانیش دار او در کف جام جم گیرد + محمد را سزاوار است حیدر جانشین باشد + وصی مصطفیٰ باید کہ صد چون من خدم گیرد + نشیند گر کسی غیر از علی برجای پیغمبر + ہمان ماند کہ شبنم بی تکلف جای یم گیرد +

انتہی العبارۃ پس اس کلام سے صاف ہویدا ہے کہ جناب امیر روز غدیر خلافت مصیر تھے جیسے جناب فصل او بہ فصل الاحباب خیر الناس حضرت عباس پر وراثت اور خلافت کو کیوں عرض فرماتی اور حضرت عباس جناب خیر الناس کو لیاقت جناب امیر کی کیوں احتجاج فافہم ولا تکن من المشاغبین سہے یہہ بات کہ اہل سنت کو قوم امویہ اور بکری بتایا پس ظاہر ہے یہہ سود اخام تقلید مجتہد ہمقام سے ہے کہ طعن الارح وغیرہ میں اہلسنت کو تعریضاً بان القاب یاد فرماتی ہیں حالانکہ اسمعیلیہ قرامطیہ وغیرہ کیطرح امویہ امامیہ میں ایک فرقہ ہے کہ معراج کا منکر ہے اور جناب امیر المؤمنین کی شراکت نبوت پر مصر اور جناب ابو الکلب اور مجتہد اعظم کا مدار التفسیر توضیح المجید میں بطابق عدد ادیر کہ نیک اور بہ کو تطبیق عدد کے سبب ابر گننی ہیں بناءً علی ہذا بکری اور حیدری ہمعدد ہے جو تعریض ہان موہوم ہو بطریق اولی یہان مجزوم ہے واللہ اعلم بالصواب **جواب الجواب** قولہ حدیث کو ہین مولی بمعنی محب ہے بدلیل اللہم وال من والاہ الی آخرہ جواب یہہ کلام مورد ملام کئی وجہ سے باطل ہے پہلے تصریح کمال الدین کے ساتھہ اس امر کے کہ جو معنی لفظ مولی سے باب جناب رسالتماب میں مراد ہو سکین وہی حق خلیفہ بحق میں مراد ہو نگے پس تخصیص ساتھہ معنی محب کے از قبیل تخصیص بلا مخصص و ترجیح بلا مرجح ہے اور جسطرح کہ فقرہ وال من والاہ قرینہ ہے ارادہ معنی محب کا اسی طرح فقرہ الست اولی بکم الخ قرینہ ہے ارادہ معنی ولایت پر لفظ مذکور سے اور فقرہ وانصر من نصرہ قرینہ ہے ارادہ معنی ناصر پر دوسرے یہہ کہ بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ روز خم غدیر جناب رسالتماب نے اہتمام تمام فرمایا تبلیغ میں اس حکم کے چنانچہ دوپہر کو شدت تمازت آفتاب میں تمام اصحاب کو دہوپ میں جمع کیا حالانکہ بسبب تکلیف سفر کے خیمہ میں تھے اور چونکہ منبر دستیاب نہوا تو کجاوہ ہا کے بصورت منبر جمع کئے اور آپ بجای منبر قرار دیا اور علی بن محمد مالکی کی روایت سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت نے پہلے تاکیداً ارشاد کیا کہ مجھسے سوال کیا جائیگا کہ آیا تبلیغ حکم کی یا نہیں اور تمسے بھی اس امر کا سوال کیا جایگا تاکہ ظاہر ہو کہ یہہ امر عظیم ہے اور پہر خود بھی اقرار شہادتین کیا اور اور اصحاب سے بھی اقرار لیا تاکہ ظاہر ہو کہ جو حکم کہ بعد اسکے بیان ہوگا اعتراف اوسکا بھی مثل اعتراف و اقرار شہادتین کے واجب و لازم ہے وگرنہ ذکر شہادتین بیکار تہا اسلئے کہ حاضرین سے نہ تو کوئی منکر شہادتین تہا اور نہ بجہہ علاوہ شہادتین کو تبلیغ حکم سے تہا پہر تاکیداً ارشاد کیا کہ تمسے سوال کیا جایگا کہ بعد نبی کیا سلوک کیا تمنے کتاب خدا واہل بیت نبی سے اور یہہ بھی از قبیل براعت استہلال و موکدات حکم معلوم کے تہا پہر بعد مراتب اذہان تین بار فرمایا

الست اولی بکم الخ اور یہہ بہی مفید تاکید تہا اور پہر دعای خیر کے حقین دوستدار علی کے تاکہ لوگ راغب ہون طرف
اطاعت حضرت امیر علیہ السلام کے اور اطاعت اونکی باعث تشئید مبانی حکومت وخلافت ہوا اور ظاہر ہے کہ اسطرح
کی دعادات وآداب حکام وامراسے ہے چنانچہ زبان فارسی مین حکام وسلاطین کے باب مین کہتے ہین دوست نشاد ودشمن
پامال اور پہر آخر مین حضرت نے فرمایا کہ حاضرین اس خبر فرحت اثر سے مطلع واگاہ کرین اون لوگون کو جو اس صحبت مین حاضر نہین
تاکہ تبلیغ حکم بوجہ اتم ہو اور یہہ سب امر دلالت کرتے ہین اس پر کہ مراد جناب رسالتماب مولی سے اولی بتصرف ہے اور
بیان اسکا کہ حضرت امیر دوست ہین میرے دوستکے الیسا امر عظیم نہین کہ جسمین یہہ اہتمام تمام وسعی بلیغ اور جد وجہد بشمار من
حیث العقل مجوز ہو علاوہ یہہ کہ کریمہ المومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض سے ثابت ومتحقق تہا کہ مومنین عموما فی الجملہ
البسمین وداد واتحاد رکہتے ہین پس بیان اوس امر کا کہ جو ثابت بنص کتاب اللہ ہو اس اہتمام ومبالغہ سے بلا شبہہ من
حیث العقل بیجا ہوگا اور اسیطرح حضرت امیر کا ناصر دین ومعین مومنین ہونا غزوہ بدر واحد وغیرہ سے کالشمس
علی رابعۃ النہار ظاہر وآشکار تہا کچہہ احتیاج بیان واظہار کی خصوصا اس تاکید بلیغ سے نتہی تیسری دار قطنی وغیرہ
نے روایت کی ہے کہ روز خم غدیر جب جناب رسالتماب نے ارشاد کیا من کنت مولاہ الحدیث توبعد اوسکے عمر نے تہنیت
مین حضرت امیر علیہ السلام سے عرض کیا ہنیئا لک اصبحت وامسیت مولای ومولا کل مومن ومومنہ اور ظاہر ہے کہ
یہہ کلام دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ مراد مولی سے اولی بتصرف ہے ورنہ فقرہ اصبحت وامسیت لغو محض اور مہمل ہوجاتا
اس لیے کہ حضرت امیر ہمیشہ سے مومنین کے دوست وناصر تہے کچہہ روز خم غدیر ناصر ومعین نہوئے تہی پس بمعنی اصبحت و
امسیت کا کہنا یعنے چہ چوتہی سابق مین مذکور ہوا کہ حرث کو اپنی ہلاکت گوارا ہوئی اور یہہ نہ گوارا ہوا کہ حضرت امیر کو
حسب فرمان واجب الاذعان جناب رسالتماب کے اپنا مولا جانے پس اگر مراد مولا سے اولی بتصرف نہوتا تو من
حیث العقل کوئی ناگواری کا امر نتہا اسلئے کہ کوئی ایسا شخص دنیا مین نہوگا کہ اگر اوس سے کہا جائے کہ فلان
شخص تیرا دوست یا ناصر ہے تو وہ یہہ سنکے اس درجہ رنجیدہ ہو کہ اپنے حیات سے
ہاتہہ دہو بیٹہے پانچوین بعض علما نے افادہ فرمایا ہے کہ یہہ حدیث شریف
منحل ہوتی ہے طرف قیاس بدیہی الانتاج کے اور وہ یہہ ہے کہ کل مومن انا
مولاہ وکل من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور نتیجہ اوسکا یہہ ہے ان کل مومن فعلی مولاہ پس جو معنی کہ لفظ مولا کے
بقرینہ الست اولی بکم صغری مین مراد ہین اگر وہی معنی کبری مین نہ مراد ہون تو حد اوسط متکرر نہوگا اور
نتیجہ صحیحہ دستیاب نہوگا حالانکہ خلیفہ ثانی نے باوصف کم فہم ہونیکے زنان پردہ نشین سے صحت نتیجہ کا اعتراف کیا
اور کہا اصبحت وامسیت الخ چہٹی دار قطنی نے روایت کی ہے کہ کسی نے عمر سے استفسار کیا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ تو جسقدر
علی بن ابیطالب کے تعظیم وتکریم کرتا ہے اوسقدر اور کسیکے اصحاب نبی سے تعظیم نہین کرتا عمر نے جواب مین کہا کہ

نہ مولای یعنے کیونکر سب سے زیادہ حضرت امیر کی تعظیم وتکریم نکردن حالانکہ وہ میرے مولا ہین پس اگر مراد مولا سے محب
یا ناصر ہو تو یہہ کلام لغو ہو جائیگا اسلئے کہ محب و ناصر عمر کے اور لوگ بہی تہے پس کیا سبب کہ اونہین اورون پر فضیلت
اور حضرت امیر کا ہم رتبہ نکردانا بلکہ حضرت امیر کو سب سے افضل جانا خلاصہ یہہ کہ اگر مراد مولی سے محب و ناصر تہا تو حمل
خالفہ اولی پر اولی تہا اسلئے کہ وہ ثانی لاثانی عمر کے بڑے بہائی تہے اور صیغہ مواخات جناب رسالتمآب نے درمیان او
بڑہا تہا جیساکہ کتب اہل خلاف مین مرقوم ہے پس یہہ کیونکر ممکن تہا کہ خلیفہ ثانی تعظیم وتکریم دوست ولی اور برادر بجان برابر
بلکہ از جان بہتر مین کمی کرتے اور مقولہ ولی را ولی می شناسد دلسے بہلا دیتے **ساتوین** کلام کرنا حضرت
جبرئیل کا خلیفہ ثانی سے بنا بر روایت سید علے ہمدانی شافعی جیساکہ سابق مین مذکور ہوے پس بدرستیکہ اسقدر اہتمام
کہ جناب باری نے ارشاد واجب الانقیاد نبی پر اکتفا نکیا بلکہ حضرت جبرئیل کو بہی تاکیداً حکم دیا کہ تم عمر سے کہو کہ
ایسا نبی نے مقرر کیا ہے کہ سوا منافق کے اور کوئی اسمین خلل انداز نہوگا صاف دلالت کرتا ہے اس پر کہ مراد مولی
اولی بتصرف ہے در خم غدیر مین منظور وصایت جناب امیر تہے اور قرینہ اسپر لایحله الامنافق الی اخرہ ہے اسلئے کہ خلل
اندازی محبت و ناصریت حضرت امیر مین بی معنے ہے پس ظاہر ہوا کہ مراد خلافت حضرت امیر تہی اور چونکہ نیت خلیفہ ثانی مین فساد
تہا اور منظور اوسے خلل اندازی بنیان مرصوص خلافت مین تہی لہذا حضرت جبرئیل نے کلام مذکور بطور تاکید وتہدید زبان پر
جاری کیا **اٹہوین** روایت ترمذی مین زید بن ارقم سے بجائے لفظ مولی لفظ امیر مذکور ہے پس بمفاد ان الاخبار
یفسر بعضہا بعضاً چاہیے کہ مولی سے بہی وہی معنی مراد ہون کہ جو راجع ہون طرف معنی امیر کے اور وہ اولی بتصرف
ہین **نوین** جسطرح کہ فقرہ وال من والاہ قرینہ ہے اس امر پر کہ مراد مولی سے محب ہے اسیطرح فقرہ وانصر من نصرہ
قرینہ ہے اس پر کہ مراد مولی سے ناصر ہون پس چاہیے کہ بمفاد اذا التعارضا تساقطا یہہ دونو احتمال درجہ اعتبار
ساقط ہون اور بنابرین قرینہ سیاق یعنی فقرہ الست اولی آہ بی معارض باقی رہیگا پس عمل اوسپر ضرور ہے
خصوصاً جبکہ قرائن حالیہ ومقالیہ مذکورہ موید اوسکے ہون **دسوین** سیوطی نے اتقان مین ابو سعید خدری و
ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الآیہ روز خم غدیر نازل ہوا اور ترجمہ اسکا
یہہ ہے کہ آج ہمنے کامل کیا تمہارے دینکو اور تمام کی تم پر نعمت اپنی پس بنابرین جاننا چاہیے کہ اوس دن ایسا
امر واقع ہوا ہوگا کہ جو باعث تکمیل دین واتمام نعمت ہوا اور وہ بعد توحید و نبوت بجز امامت وخلافت کے اور کیا ہے
اس سے صاف ظاہر ہوا کہ مراد مولی سے حدیث شریف مین اولی بتصرف ہے **گیارہوین** بالتقار روایت
ثعلبی مین ابن عباس سے مذکور ہوا کہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الآیہ باب خم غدیر مین نازل ہوا
اور اس آیہ مین جناب باری نے یہہ بہی فرمایا ہے کہ اے نبی تمنے اس حکم کی تبلیغ نکی تو گویا کہ تبلیغ رسالت
نکی پس چاہیے کہ وہ حکم جو بروز خم غدیر بیان کیا گیا مقابل وسہیم تمام رسالت ہو اور ایسا حکم سوا وصایت

دھی کچھ نسے اور کچھ نہین ہوسکتا اسلئے کہ توحید و عدل و نبوت و معاد کا ذکر سابق روز غدیر سے مکرر ہوچکا تھا اور سب صحابہ
معترف تھے اور سکے لیس ثابت ہوا کہ اصل غرض جناب رسالتماب روز خم غدیر اظہار خلافت جناب امیر تھے اور منظور نظر اقدس
بیان اس امر کا تہا کہ حضرت امیر اولی بتصرف ہین ولله الحمد علی ذلک **قوله** والا ولایتین آہ جواب یہہ قول ما بابہ لول
سراسر حلیہ صدق سے عاطل ہے اور کسی وجہہ سے باطل ہے ا آ اولی بتصرف ہونا مستلزم متصرف بالفعل ہہونے کو امور ریاست
مین نہین اسلئے کہ ممکن ہے کہ ایک شخص اولی بتصرف ہو مگر بسبب بعض مصالح تصرف سے امور امامت مین باز رہے پس بنا برین
اجتماع ولایتین کا ہیکو لازم آئیگا ب صحیح ترمذی مین مرقوم ہے ان علیاً منی وانا منہ وھو ولی کل
مومن بعدی یعنے علی مجھسے ہین اور مین علی سے ہون اور وہ ولی و مولی ہر ایک مومن کے ہین بعد میرے اور اس
حدیث مین تصریح ہے اس امر کی کہ حضرت امیر علیہ السلام ولی و مولی ہین مومنین کے بعد جناب رسالتماب پس چاہیے بنا
بر مفاد ان الاخبار یفسر بعضہا بعضاً یہی مراد حدیث خم غدیر مین بہی ہو ج اگر یہہ مسلم بہی ہو کہ ارادہ معنی اولی بتصرف
لفظ مولی سے مستلزم اجتماع ولایتین مستقلتین زمان واحد مین ہے لیکن یہہ کیونکر ثابت ہو کہ اجتماع ولایتین فی زمان واحد نا جائز ہے اسلئے
کہ امامت بلکہ نبوت حضرت ہارون کے اور متصرف ہونا اونکا امور امت مین عہد حضرت موسی مین باتفاق فریقین ثابت ہے پس اگر حضرت امیر
بہی کہ مرتبہ ہارونی پر بنص علی منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی فائز تہے امام اور متصرف امور امت مین وبرو جناب
رسالتماب ہون تو کیا مضائقہ د محاورہ عرب مین بعض مقام پر ہر چند کہ ظاہر کلام زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے لیکن مجازاً اوس سے
مقصود زمانہ استقبال ہوتا ہے **لکونہ بالقوۃ القریبۃ عن الفعل** چنانچہ
حق تعالی قران مجید مین فرماتا ہے **ماویکم النار ھی مولیٰکم** یعنے منزل و ماوا تمہارا آتش جہنم ہے
اور وہی اولی ہے حقمین تمہارے پر ظاہر ہے کہ جہنم مسکن و ماوا کفار مخاطبین کا بوقت خطاب نتہا بلکہ بعد اونکے موت و فوت کے
تہا اور حکایت کلام زکریا مین جناب قدس الہی فرماتا ہے **رب ھب لی من لدنک ولیاً یرثنی ویرث**
من ال یعقوب یعنے خداوندا عطا کر مجھے اپنے جانب سے ایک ولی کہ وارث ہو میرا اور آل یعقوب کا پوشیدہ نہین کہ
متصف ہونا موہوب کا ولایت و وراثت سے زمانہ حیات زکریا اور آل یعقوب مین غیر ممکن تہا پس لابد کہ مراد اوس سے زمان استقبال ہو
بعد وفات و ہو المطلوب ہ در کتب معتبرہ فریقین مین مرقوم ہے کہ جناب رسالتماب نے فرمایا یا علی انت خلیفتی و قاضی دینی یعنے اے
علی تم خلیفہ میرے اور ادا کرنیوالے میرے قرض کے ہو ظاہر ہے کہ حیات نبی مین حضرت امیر علیہ السلام پر حقیقۃً خلیفہ صادق نہ اتا تہا
اسلئے کہ حقیقت مین خلیفہ اوسکو کہتے ہین کہ جو بعد کسیکے جانشین و قائم مقام اوسکا ہو اور اسیطرح بر سبیل حقیقت حیات جناب
رسالتماب مین اطلاق قاضی دین بہی حضرت امیر پر نہوتا تہا اسلئے کہ اونحضرت نے قضاے دین نبوی بعد جناب رسالتماب کے
فرمایا پس اسیطرح ما نحن فیہ مین بہی مراد اولی بتصرف بالفعل نہین بلکہ بالقوۃ القریبۃ من الفعل **قوله** اور مولی بمعنے اولی اہ جواب یہ
ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد + سبحان اللہ کیا وقاحت ہے کہ تعصب ہے سے انکار ایسے حق صریح کا کرتا ہے

روز آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور اولیات جلیہ سے زیادہ واضح ہے لیکن بحمد اللہ سابق بین کلام کمال الدین بن
طلحہ شافعی سے بخوبی ثابت ہوا کہ زبان عرب مین مولی بمعنے اولی مستعمل ہوتا ہے وکفی اللہ المومنین القتال اور اب تائید
کلام کمال الدین کے لئے اور صناوید ادبا کا بھی کلام مذکور ہوتا ہے تفسیر بیضاوی مین مرقوم ہے ماویکم النار ہے مولیکم ہے اولی
بکم کقول اللبید شعر فغدت کلا الفرجین تحسب انہا مولی المخافۃ خلفہا
وامامہا اور کتاب نہایۃ العقول مین مرقوم ہے کہ ابوعبیدہ اور اخفش اور زجاج اور علی بن عیسی نے اعتراف کیا ہے اس امر کا
کہ مولیکم کے معنی اولی بکم کے ہین اور صاحب کشاف نے تفسیر کریمہ انت مولنا مین تحریر کیا ہے اے سیدنا و متولی امرنا اور فرا نے
کہا ہے الولی والمولی فی کلام العرب واحد یعنی زبان عرب مین ولی اور مولی کے معنی ایک ہین اور مبرد نے کہا کہ تاویل ولی کی
اولی ہے اور مثل اوسکے مولی ہے اور بعد تفسیر کریمہ ان اللہ مولی الآیہ کے لکھا ہے ان الولی والمولی سواء ومعناہما الحقیق
بخلقہ المتولی لامورہم اور ابن انباری نے شکل القران مین لکھا ہے المولی الولی والولی الاولی بالشئی اور کتاب وائح القران
مین مرقوم ہے کہ ابن اثیر نے نہایہ مین ذیل حدیث شریف من کنت مولاہ الخ مین لکھا ہے کہ کہا شافعی نے کہ مراد اس سے ولاے
اسلام و تولیت امور مسلمین ہے اسلئے کہ کلام جناب باری مین بھی لفظ مذکور انہین معنون مین مستعمل ہوئے چنانچہ حق تعالے
فرماتا ہے ذلک بان اللہ مولی الآیہ اور خلیفہ ثانی نے بھی کہا ہے اصبحت و امسیت مولای و مولا کل مومن و مومنۃ انتہی
اور مجمع البحار مین گجراتی نے لکھا ہے و اسم المولی یقع علی الرب والمالک والسید والمنعم والمعتق
والناصر والمحب والتابع والجار وابن العم والحلیف والعقید والصہر والعبد والمعتق والمنعم علیہ
واکثرہا جاءت فی الحدیث وکل من ولی امرا وقام بہ فہو مولاہ وولیہ وقد یختلف مصادرہا
فالولایۃ بالفتح فی النسب والنصرۃ والعتق وبالکسر فی الامارۃ والولاء فی المعتق والموالاۃ من
والی القوم ومنہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یحمل علی اکثر الاسماء
المذکورۃ وقال الشافعی اراد ولاء الاسلام کقولہ تعالے ذلک بان اللہ مولی
الذین امنوا وقول عمر لعلی علیہ السلام اصبحت مولی کل مومن
ای ولی کل مومن وقیل سببہ ان اسامۃ قال لعلی علیہ السلام لست مولای انما
مولای رسول اللہ صلعم انتہی موضع الحاجۃ اور تفتازانی اور قوشجی نے لکھا ہے بالجملہ استعمال المولی بمعنی المتولی والمالک
للامر والاولی بالتصرف شائع فی کلام العرب منقول من ائمۃ اللغۃ والمراد انہ اسم لہذا المعنی لا انہ صفۃ بمنزلۃ
الاولی لیفید انہ من صیغۃ اسم التفضیل وانہ یستعمل استعمالہ انتہی اور قاموس مین ہے والمولی المالک والعبد والمعتق
والصاحب والقریب کابن العم ونحوہ والجار والحلیف والابن والعم والنزیل والشریک والولی والرب والناصر والمنعم
والمنعم علیہ والمحب والتابع والصہر اور صحاح مین لکھا ہے فاما قول لبید فغدت کلا الفرجین

تحسب انہ + مولی المخافۃ خلفہا وامامہا شعر لبید انہ اولی موضع یکون فیہ الخوف انتہیٰ
ما قال اور صراح میں ہے مولی خداوند الخ پس بعد غور و تامل کے عبارات سابقہ میں صاف ظاہر ہوتا ہے
کہ مولے بمعنے اولے بتصرف کلام عرب میں اکثر مستعمل ہوتا ہے اور انکار مدعی ناشی جہل یا تجاہل
سے ہے سے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + سچ تو یہہ ہے کہ بیچارہ مجیب کو ادنی
مریدوں سے سنا ہی کے ہے قدر جواہر لغات کیا جانے یہہ کام ہر ایک کا نہیں البتہ حقیقت حال سے ہم واقف ہوتے
یا جو کہ مثل جوہری نقاد ہو مصراع ع قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری + قولہ شیعہ کے طور پر الخ جواب بحمد اللہ
دلائل باہرہ و حجج قاہرہ سے بسابق میں ثابت کیا گیا کہ مراد مولی سے اولی بتصرف ہے اور غرض حضرت بشیر و نذیر روز
خم غدیر تشئید مبانی خلافت جناب امیر تھے پس بنا علیہ جناب امیر کا جانشین و خلیفہ ہونا کالشمس علی رابعۃ النہار روشن و انکار
ہوگا وللہ الحجۃ البالغۃ قولہ کہ ابو نعیم الخ جواب بمفاد سے باطل است آنچہ مدعی گوید + روایت ابو نعیم
قابل اعتماد نہیں بلکہ چونکہ محتوی بعض مضامین رکیکہ واہیہ پر ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وضعی ہے چنانچہ
کتاب مستطاب بوارق موبقہ میں مرقوم ہے اما آنچہ از روایت موضوعہ حسن مثنی نقل کردہ برما حجت نمیتواند شد باوجود
آنکہ مشتمل بر امور واہیہ است از انجملہ اینکہ حضرت امیر اختیار خلافت نفرمود حالانکہ این سخن از مہملات است چہ امامت و
نبوت از مناصب الہیہ است و عدم اختیار آن معنی ندارد اما عدم تسلط ظاہری پس باختیار آنحضرت نبودہ بلکہ بطغیان
شیاطین انتہی کلامہ ادام اللہ ایامہ قولہ اور بیان ثانی الخ جواب یک نشد دو شد اب ناصب معاند ثانی ثانی لاثانی
چاہتا ہے کہ عوام شیعہ کو از راہ تمویہ مغالطہ دے حالانکہ یہہ محال ہے دو وجہوں سے اول یہہ کہ صحت روایت
مذکورہ ثابت نہیں فعلیہ الاثبات و دونہ خرط القتاد دوسرے یہہ کہ بالفرض والتقدیر اگر حدیث مذکور صحیح
بھی ہو تو مفید ظن ہوگی اسلئے کہ اخبار آحاد سے ہے اور روایت خم غدیر متواتر المعنی اور مفید یقین ہے اور ظن معارض
یقین نہیں ہو سکتا فان الیقین لا یزول الا بیقین مثلہ پس بنا بریں تمسک و تشبث اس
روایت سے مقابل میں روایت خم غدیر متواترہ بالمعنی کے لغو محض و مہمل ہے و ذلک واضح قولہ و الا جناب خیر الناس الخ
جواب محض ارشاد کرنے جناب سالتمآب کے حضرت عباس سے کہ تم بعد میرے قبول خلافت کرو یہہ نہیں ثابت ہوتا
کہ نفس الامر میں حضرت امیر خلیفہ نتھے اور حضرت عباس میں لیاقت خلافت تھی بلکہ احتمال ہے کہ جناب سالتمآب کو امتحان
جناب عباس ملحوظ ہو کہ یہہ بزرگ بنی ہاشم ہیں کچھہ میل خلافت کے جانب کرتے ہیں یا نہیں اور طمع جاہ و ریاست سے بیعت
شکنی خم غدیر انہیں ملحوظ ہے یا نہیں اور یہہ بھی احتمال ہے کہ منظور نظر جناب سالتمآب اظہار فضیلت حضرت امیر اصحاب پر
ہو کہ جب یہہ لوگ دیکہیں گے کہ عباس نے باوجود عم نبی اور بزرگ بنی ہاشم ہونے کے عہدہ خلافت قبول نکیا بلکہ حضرت امیر
کو اپنے نفس پر مقدم جانا تو اور لوگ کہ بالکل اغیار اور احاد ناس سے ہیں بیعت شکنی نکرینگے اور دست طمع غضب خلافت کے

جانب نہ دراز کرین گے اور جب اسطرح سے کے احتمالات حدیث مذکور مین متطرق ہوئے تو مطلب مدعی کا کیونکر ثابت ہوگا
اسلیے کہ مشہور ہے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور ظاہر ہے کہ یہہ سب جواب بعد تسلیم صحت روایت کے ہین ورنہ ازا
اصل سے اسینہ محل بحث و کلام ہے **قولہ** سودا ے خام الی اخرہ **جوابہ** مشہور ہے للجنون فنون یہہ بہی ایک خبط ہے کہ جو امر
عقلا مین شایع اور معمول بہا ہو اوسے انسان ناجایز قرار دے اور قابل مذمت فرض کرے تفصیل اجمال یہہ ہے کہ کلام جمیع
فصحا و بلغا مین تشبیہات و استعارات وغیرہ مستعمل ہین اور قران مجید اور احادیث جناب رسالتمآب تشبیہات و استعارات سے
مملو ہین پس بنا ًعلیہ اگر کوی فصیح و بلیغ اہل خلاف کو تشبیہ فرقہ امویہ سے دے تو مطعون نہین ہوسکتا اسلیے کہ
تشبیہ مخالفین کے فرقہ امویہ سے صحیح ہے اور وجہ شبہہ دو امر ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ جسطرح فرقہ امویہ منکر مطلق معراج
ہین جیساکہ مجیب کے کلام مورد ملام مین مصرح ہے اوسیطرح بعض روایات فرقہ بکریہ بہی انکار معراج جسمانی وارد ہے دوسرے یہہ کہ جیساکہ
مخالفین خلافت بلافصل حضرت امیر اور مطلق خلافت باقی ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کے منکر ہین اوسی طرح وہ بہی بعض
ایمہ دین کے خلافت و امامت کے منکر ہین اور بعض احادیث مین وارد ہی کہ من انکر واحدا منا فقد
انکر جمیعنا یعنے جسنے ہم امامون مین سے ایک کا بہی انکار کیا اوسنے گویا سب کا انکار کیا پس بنابرین
تشبیہ فرقہ ضالہ بکری کے فرقہ امویہ سے نزدیک عقلا کے مقام طعن نہوگی اور اطلاق امویہ کا بکریہ پر جایز اور از
قبیل اطلاق مشبہ بہ کے مشبہ پر ہوگا و ذلک مما لا غبار علیہ اور یہہ بہی بعد تسلیم کلام مجیب کے ہے ورنہ ممکن کہ امویہ
سے مراد اتباع بنی امیہ ہون باین طور کہ امویہ نسبت ہو طرف بنی امیہ کے اور ایسا کلام عرب مین بہت ہوتا ہے
کہ ترکیب اضافیہ مین جب مقصود جزء اخیر ہو تو نسبت اوسیکے جانب کرتے ہین اور جزء اول کو حذف کر دیتے ہین چنانچہ
ابن حاجب نے لکھا ہے والمضاف ان کان الثانی مقصودا اصلا کابن الزبیر وابی عمر وقیل زبیری وعمری
اور جاربردی مین ہے، واما الاضافی فان قصد الواضع بالثانی مسمی مقصود ثم اضاف الیہ الاول فاذا انسب الیہ حذف
المضاف کزبیری فی ابن الزبیر لان المضاف الیہ و ھو ابن الزبیر مقصود بمدلولہ ونسبۃ الابن الیہ الی اخر
ما قال اور شرح رضی مین ہی فان کثر الالتباس بالنسبۃ الی المضاف و ذلک بان یجیٔ اسماء مطردۃ و
المضاف فی جمیعہا واحد والمضاف الیہ مختلف کقولہم فی الکنی ابو زید وابو علی وابو الحسن وام زید وام
علی وام الحسن و کذا ابن الزبیر وابن عباس فالواجب النسبۃ الی المضاف الیہ نحو زبیری
فی ابن الزبیر و بکری فی ابی بکر اذا الکنی مطرد تقصد بہا باب
وام و کذا تقصد بالاعلام بابن کالمطرد فلو قلت فی
الجمیع ابوی وامی وابنی لاطرد اللبس انتہی کلامہ
اتباع بنی امیہ سے ہین یا نہین تو یہہ ظاہر ہے کہ جو کسی سے دوستی رکہے وہ اوسکے اتباع سے شمار کیا جایگا

اور دوستی مخالفین کی بنی میسر اور راضی اونکی افعال پر ہونا اظہر من الشمس ہے اسلئے کہ یہہ غیر ممکن کہ جو شخص دل و جان تابع فرمان حضرت
امیر علیہ السلام ہو اور اونسے اور اونکے اہلبیت سے محبت رکہتا ہو وہ پہر معاویہ اور یزید کا دم بہرے اور باوجود محاربہ اور مقابلہ
کے ان لوگون پر لعن گوارا نکرے چنانچہ شاعر کہتا ہے ؎ تودّ عدوّی ثمّ تزعم ——— انّنی
صدیقک انّ الرّای عنک لعاذب قولہ جناب ابو الکلب الی اخرہ جواب یہہ کلام مورد ملام دو وجہہ سے باطل ہے اول یہہ کہ رشید
نا رشید فی ابتداے شوکت عمریہ بیع لبسط تمام تحریر کیا ہی کہ چونکہ مولف بارقہ ضیغمیہ سادات رفیع الدرجات سے ہین اور تعظیم اونکی
کافہ اہل اسلام پر واجب و لازم ہے لہذا جواب مین تعریض و تشنیع ہی مینی اعراض کیا اب مجیب سے ہمارا سوال ہے کہ یہہ کلام راست ہے
یا دروغ بنا بر شق اول کے لازم آئیگا کہ مجیب خارجی خارج از ربقۂ اسلام سے ہو اور بنا بر شق ثانی دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ
رشید نا رشید بخوف شیعیان اہلبیت مرتکب کذب ہوا یا بدون خوف جھوٹ بولا بنا بر اول کے جواز تقیہ ثابت ہوتا ہے حالانکہ
مجیب و اہل نحلہ اوسکے سلف سے تحاشی تقیہ سے کرتے ہین اور بنا بر ثانی فسوق رشید نا رشید کا لازم آتا ہے خلاصہ یہہ کہ
یہہ ممکن نہین کہ ان دونو مین سے کسی پر ایراد نہو اور جو مورد ملام ہو ہمارا مطلب حاصل ہے ؎ از ہر طرف کہ گشتہ شود دسود اسلام
✣ دوسرے یہہ کہ حدیث معتبر مین ہے اکرموا اولادی الصّالحین للّٰہ والطّالحین لی یعنے تعظیم و تکریم کرو میری اولاد کی
نیکوکی اونمین سے خدا کی لئے اور بدونکی میرے خیال سے پس حقیقت مین منظور نظر مجیب مخالفت جناب رسالتمآب ہی اور جو شخص
کہ مخالفت خدا اور رسول مین مبالات نکرے اوس سے کیا بعید ہے کہ کلمات بیہودہ اوسکے اوبا نہ بنسبت ونکی اولاد و احفاد کے زبان نجس پر جاری
کرے اور مجیب سے ایسا واقع ہونا بنسبت آل نبی کے کچہہ بعید نہین منافقون نے سلف سے اسطرح کے گستاخیان خدمتمین جناب رسالتمآب ور اولاد
اہلبیت کے کی ہین چنانچہ کلام خلیفہ ثانی با جناب رسالتمآبؐ مین ان الرّجل لیہجر قد غلبہ الوجع شاہد صدق
ہے ہمارے دعوی پر پس جبکہ بزرگ اور راہنما اہل خلاف کے اسطرح کی بے ادبی خدمت جناب رسالتمآب مین کرین تو اونکی اتباع
سے مقام شکایت نہین کہ اونکے اہلبیت اور اولاد کو اذیت دین ہذا لیس باوّل قارورۃ کسرت فی الاسلام قولہ تطابق اعداد
برہان الی اخرہ جواب یہہ ظاہر ہے کہ تطابق اعداد دلیل قاطع نہین البتہ اگر مقارن دلیل قاطع کے ہو تو حسن اتفاق اور موید
مطلوب قرار دیا جائیگا ورنہ بیکار محض ہے اور چونکہ شیعیان اہلبیت عصمت و طہارت کے مذہب پر دلائل قاطعہ بحمد اللہ و لا لت
کرتے ہین پس اگر تفصیل تفسیر توضیح المجید مین تطابق اعداد بہی موید اوسکے کئے تو کچہہ مضایقہ نہین البتہ مجیب کا استناد
کرنا محض تطابق اعداد سے بیوجہ و بے محل ہوگا و ذلک ظاہر لا ستر فیہ قولہ جو تعریض وہان موہوم ہوا الخ جواب یہہ قیاس
خلاف قیاس اور از قبیل قیاس مع الفارق ہے اسلئے کہ سابق مین بیان کیا گیا کہ محض تطابق اعداد بیکار ہے اور جبکہ مقارن دلائل قطعیہ کے
ہو تو البتہ حسن اتفاق سے شمار کیا جائیگا پس تعریض توضیح المجید پر موہوم بہی نہین اور کلام مورد ملام مجیب مین متیقن و محروم ہے واخر دعوانا
ان الحمد للہ القدیر ومن لا یکفیہ الیسیر لا یجد بہ الکثیر وفرغ عن تسوید ہا مولفہا
سنہ ۱۲۶۰ من الہجرۃ النبویۃ علے ہاجرہا الاف التسلیم والتحیۃ ۵